ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ

حمل اور ثبوتِ نسب کا حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

حصولِ اولاد کے لیے ٹیسٹ ٹیوب کا طریقہ اختیار کرنے کے بعد دورانِ حمل پتہ چل جائے کہ یہ طریقہ ناجائز ہے تو آیا حمل ضائع کرنا پڑے گا یا نہیں؟ یا طریقہ ہذا سے پیدا شدہ بچے کا نسب باپ سے ثابت ہوگا یا نہیں؟

مستفتی: عبداللہ نعمانی

الجواب حامدًا ومصلیًا

واضح رہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے پیدائش کے متعلق متعدد صورتیں ہیں:

❶:- ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش کا یہ غیر فطری طریقہ جس میں مرد کے مادہ منویہ اور اس کے جرثومے حاصل کرکے دوسری اجنبی عورت کے رحم میں غیر فطری طریقہ سے ڈالے جاتے ہیں اور مدتِ حمل پوری ہوجانے کے بعد جب بچہ پیدا ہوجاتا ہے تو مرد اُجرت دے کر بچہ لے لیتا ہے۔

❷:- اولاد کے خواہشمند میاں بیوی کے جرثومے ناقص یا اولاد پیدا کرنے والے نہ ہونے کی بنا پر کسی ایسے اجنبی مرد کے جرثومے کو ملاکر بیوی کے رحم میں داخل کردیں، جس کے جرثومے میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔

مذکورہ دوصورتیں از روئے شرع ناجائز اور حرام ہیں، کیونکہ اجنبی مرد نے اجنبی عورت کے رحم میں اپنے مادہ منویہ کو داخل کیا ہے۔

البتہ ان دوصورتوں میں جو اولاد پیدا ہوگی، اُن کا نسب قرآن وحدیث کے لحاظ سے اُس

مرد سے ثابت نہ ہوگا جس کا مادہ منویہ اجنبی عورت کے رحم میں ڈالا گیا ہے، کیونکہ شریعت کے اصول میں ثبوتِ نسب کے لیے عورت کا منکوحہ ہونا ضروری ہے اور اجنبی عورت اولاد کے خواہشمند مرد کے لیے منکوحہ نہیں ہے، بلکہ یہ اجنبی عورت اگر کسی مرد کی منکوحہ ہے تو بچہ کا نسب اس عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا، لیکن اگر اجنبی عورت بے شوہر ہے تو پھر بھی اجنبی مرد جس کے جرثومے سے بچہ پیدا ہوا ہے، اس سے نسب ثابت نہ ہوگا، بلکہ عورت ہی سے بچہ کا نسب ثابت ہوگا، بچہ کی نسبت عورت کی طرف کی جائے گی، اس کی قانونی حیثیت ولدالزنا کی ہوگی۔

❸:- ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ اولاد پیدا کرنے کا اور طریقہ یہ ہے کہ جس میں مرد اور عورت دونوں میاں بیوی ہوں، مگر فطری طریقہ سے ہٹ کر غیر فطری طریقہ سے مرد اور عورت دونوں کے جرثومے کو نکال کر خاص ترکیب سے بیوی کے رحم میں داخل کرتے ہیں۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں شوہر کے مادہ منویہ کو اپنی منکوحہ کے رحم میں داخل کیا گیا ہے، جو کہ ناجائز نہیں ہے، اس طرح اس سے اگر حمل ٹھہرا تو بچہ بھی ثابت النسب ہوگا، اس وجہ سے کہ یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے اور اس میں گناہ بھی نہیں ہوگا، جبکہ دونوں کے جرثومے کو نکالنے اور داخل کرنے میں کسی اجنبی مرد یا عورت کا عمل دخل نہ ہو، بلکہ سارا کام میاں بیوی خود ہی انجام دیں۔ لیکن ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مذکورہ طریقہ کو اگر اجنبی مرد یا اجنبی عورت ڈاکٹر کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے تو جائز نہیں ہے، یعنی گناہِ کبیرہ کا ارتکاب ہوگا، تاہم نسب شوہر سے ثابت ہوگا، باپ سے وراثت بھی ملے گی۔

باقی رہا حمل ضائع کرنا! اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ حمل ضائع کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں گناہ ہے، اور ثبوتِ نسب کی تفصیل اوپر ذکر کی جا چکی ہے۔

''فتاویٰ ہندیہ'' میں ہے:

''امرأة أصابتها قرحة في موضع لا يحل للرجل أن ينظر إليه لا يحل أن ينظر إليها، لكن تعلم امرأة تداو يها، فإن لم يجدوا امرأة تداو يها، ولا امرأة تتعلم ذٰلك إذا علمت وخيف عليها البلاء أو الوجع أو الهلاك، فإنه يستر منها كل شيء إلا موضع تلك القرحة، ثم يداو يها الرجل و يغض بصره ما استطاع إلا عن ذٰلك الموضع، ولا فرق في هٰذا بين ذوات المحارم وغيرهن؛ لأن النظر إلى العورة لا يحل بسبب المحرمية، كذا في فتاوىٰ قاضي خان.''

(فتاویٰ ہندیہ، ج:۵،ص:۳۳۰، الباب التاسع فی اللبس، ماجدیہ)

''الدر المنثور''میں ہے:

''وأخرج ابن أبي شيبة عن ابن سيرينؒ قال: الفرج لا يعار.''

(الدر المنثور، ج:۶،ص:۸۹،سورۃ المومنون، دار الفکر)

''احسن الفتاویٰ''میں ہے:

''عورت کی شرمگاہ یا رحم میں کوئی ایسا مرض ہو جو جسمانی تکلیف واذیت کا باعث ہو تو اس کا علاج طبیبہ سے کروانا جائز ہے، مرد طبیب سے جائز نہیں، البتہ اگر مرض مہلک یا ناقابلِ برداشت ہو اور طبیبہ میسر نہ ہو تو مرد طبیب سے علاج کروانا جائز ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریقہ کار میں کسی ایسے مرض کا علاج نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے کسی جسمانی تکلیف میں ابتلاء ہو، یہ دفعِ مضرتِ بدنیہ نہیں، بلکہ جلبِ منفعت ہے، اس لیے یہ عمل لیڈی ڈاکٹر سے کروانا انتہائی بے دینی کے علاوہ ایسی بے غیرتی و بے شرمی بھی ہے جس کے تصور سے بھی انسانیت کوسوں دور بھاگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جو اولاد حاصل کی گئی، وہ وبال ہی بنے گی۔'' (احسن الفتاویٰ، ج:۸،ص:۲۱۴،کتاب الحظر والاباحۃ، دار الاشاعت)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	فقط واللہ اعلم
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	کتبہ
	الجواب صحیح	محسن شاہد
	محمد شعیب عالم	متخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی